ہزار حیف لڑائی کا رنگ ہی بدلا!
جو دور دور تھے پاس آ گئے وہ اہل جفا
خود اپنی موت کا کھٹکا دلوں میں جب نہ رہا
لعین لگانے لگے وار بے خطر صدہا

ہزار حیف لگا مشک پر بھی تیر جفا
بہا جو آب تو صدمے سے تن میں دم نہ رہا
رہے نہ آپ کے قابو میں آپ کے اعضا
زمیں پہ گر پڑا دانتوں سے چھٹ کے مشکیزا

کسی نے پاس سے اشرار کو نہ دور کیا
جہاں میں سہ گئے دل پر الم بڑے عباسؑ
تنِ حضور کو زخموں سے چور چور کیا
اسی کے ساتھ ہی گھوڑے سے گر پڑے عباسؑ

قریب لاشۂ عباسؑ ہیں شہ خوش ذات
سیہ زمانہ ہے آنکھوں میں دن ہوا ہے رات
یہ عرض کرتا ہے خورشیدؔ آپ سے اک بات
پکاریں اَحسَنَ رَبِیْ لَکَ الْعَزَا حضرات

اٹھیں نہ مجلس ماتم سے دل میں پچھتا کے
سروں کو پیٹیں بس اب روئیں خوب چلا کے

سلام

بنت زہراءنقوی ندیؔ الہندی صاحبہ — معلمہ جامعۃ الزہراء، تنظیم المکاتب، بڑا باغ لکھنؤ

دل کو غم حسین کا خوگر بنا دیا
کمزور دل کو اپنے قوی تر بنا دیا
بندی کو لطفِ شہؑ نے سخنور بنا دیا
قطرے کو دریا، نقطے کو دفتر بنا دیا
یہ ماتم حسینؑ کا احسان دیکھئے
ویران گھر تھا خلد سے بہتر بنا دیا
سرورؑ نے حُر کے اشکِ ندامت کو پونچھ کر
قطرے کو اک نظر میں سمندر بنا دیا
دیکھو لطافتیں نگہِ لطف یار کی
کانٹے کو مسکرا کے گل تر بنا دیا
کٹ کر بھی سر تلاوت آیات ہی کرے
نیزے تلک کو شاہ نے منبر بنا دیا
بہتر حیات، موت سے ہے پر حسینؑ نے
لو زندگی سے موت کو بہتر بنا دیا
حبِ علیؑ نے کتنی چمک دی ہے قلب کو
ذرہ کو آفتاب کا ہمسر بنا دیا
فطرت پہ حملہ کرنے بڑھے جب بھی سنگدل
اشکوں کا میں نے جلد ہی لشکر بنا دیا
سمجھو عزائے شاہ میں رونے کی عظمتیں
قدرت نے اشک بنتے ہی گوہر بنا دیا
تبلیغ ہورہی ہے دیار یزید میں
وحدت نے قیدیوں کو پیمبر بنا دیا
لکھنا ہے مرثیہ تجھے پیاسوں کا اے ندیؔ
اچھا کیا کہ آنکھوں کو ساغر بنا دیا